۳۰۹۰
۳۳/۶/۲۳

ڈبل

السلام علیکم صدر مفتی صاحب دار الافتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں؟

کہ آجکل مارکیٹوں میں جو بیوعات ہوتی ہیں اسکی مختلف صورتیں ہیں۔

ایک صورت تو یہ ہے کہ مشتری ایک کیلو یا دو کیلو کے پیکٹ خریدتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے مشتری خرید و فروخت مجازفۃ کرتا ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ دوکاندار مشتری کے کسی وکیل کے سامنے اشیا تولتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں اگر دوکاندار مشتری کے سامنے اشیاء نہ بھی تولے تو بھی اسکے جواز میں کسی کو کوئی کلام نہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ مشتری دوکاندار کو ایک چٹ دے دیتا ہے جس کے مطابق دوکاندار اشیا تول کر مشتری کے گھر بھجوا دیتا ہے جس میں مشتری کی جانب سے کوئی وکیل بھی نہیں ہوتا۔

پانچویں صورت یہی ہے کہ مشتری جب دوکان جاتا ہے تو دوکاندار نے پہلے سے اشیا تول کر رکھی ہوتی ہیں اور سابقہ وزن کی بنیاد مشتری اشیاء لے لیتا ہے اور وزن کا اعادہ نہ دکان میں کرتا ہے نہ گھر جا کر کرتا ہے۔ حالانکہ بہشتی زیور میں اس طرح کے اشیاء کے استعمال کرنے کو ناجائز لکھا ہے۔ اور تمام متون سے بھی یہی بات سمجھ آتی ہے۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ آخری دو صورتیں اگر واقعی ناجائز ہیں تو کیا انکے جواز کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں کیونکہ آجکل اسطرح کی بیوعات میں تو عوام و خواص مبتلا ہیں۔

ازراہ کرم جواب باصواب سے مطلع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

مستفتی

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۱/۱۴۵۶
مورخہ

۰۲، جمادی الآخر ۱۴۳۳

(جواب منسلک ہے) 12 May 2012

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

چوتھی اور پانچویں صورت میں اگر خرید وفروخت کی بنیاد وزن یا کیل (ناپ) پر نہ ہو، یعنی خریدار نے اِس نیت سے خریدا کہ اب نہ تو وہ مبیع کا دوبارہ وزن یا کیل کرے گا اور نہ ہی کمی وبیشی کی صورت میں دُکاندار کو واپس کرے گا تو پھر چونکہ اس خرید وفروخت کی بنیاد وزن یا کیل نہیں ،اس لیے مشتری کے ذمّہ دوبارہ تولنا ضروری نہیں ،لیکن اگر اس خرید وفروخت میں وزن یا کیل مطلوب ہو تو اس صورت میں مشتری کے ذمّہ دوبارہ تولنا لازم ہے۔(ماخذہٗ تبویب ۹۱/۵۹۰)

واضح رہے کہ پانچویں صورت میں اگر بائع ومشتری زبانی ایجاب وقبول نہیں کرتے، بلکہ مشتری ویسے ہی قیمت ادا کر کے چیز لے لیتا ہے،تو ایسی صورت میں یہ بیع بالتعاطی ہے،اور بیع بالتعاطی کی صورت میں مشتری کے ذمّہ وزن کا اعادہ کرنا بہرصورت ضرری نہیں۔(ماخذہ احسن الفتاویٰ ج۶رص ۴۹۸)

وفی الدر المختار(ج۵ / ۱٤۹)

(اشتری مکیلا بشرط الکیل حرم) أی کره تحریما (بیعه وأکله حتی یکیله) وقد صرحوا بفساده، وبأنه لا یقال لآکله إنه أکل حراما لعدم التلازم کما بسطه الکمال لکونه أکل ملکه (ومثله الموزون والمعدود) بشرط الوزن والعد؛لاحتمال الزیادة وهی للبائع بخلافه لان الکل للمشتری.

وفیه ایضا

کبیع التعاطی فإنه لا یحتاج فی الموزنات إلی وزن المشتری ثانیا لانه صار بیعا بالقبض بعد الوزن.

وفی ردالمختار تحته

(قوله :کبیع التعاطی إلخ) عبارة البحر وهذا کله فی غیر بیع التعاطی أما هو فقال فی القنیة ولا یحتاج إلخ .وظاهر قوله :وهذا کله أنه لا یتقید بالموزنات بل التعاطی فی المکیلات والمعدودات کذلك ، وهو مفاد التعلیل أیضا بأنه صار بیعا بعد القبض ، فإنه لا یخص الموزونات لکن فیه أن مقتضی هذا أنه لا یصیر بیعا قبل القبض ، ولعله مبنی علی قول بأنه لا بد فیه من القبض من الجانبین والأصح خلافه ، وعلیه فلو دفع الثمن ، ولم یقبض صح ، وقدمنا فی أول البیوع عن القنیة دفع إلی بائع الحنطة خمسة دنانیر لیأخذ منه حنطة ،وقال له بکم تبیعها فقال مائة بدینار فسکت المشتری ثم طلب منه الحنطة

(جاری ہے)

فجاء غدا ليأخذ الحنطة وقد تغير السعر فعلى البائع أن يدفعها بالسعر الأول اهـ .

وتمامه هناك فتأمل .والله سبحانه تعالى اعلم بالصواب.

بشیر احمد عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۴/شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

بندہ عبد المنان عفی عنہ

۴/۸/۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح

۴-۸-۱۴۳۳ھ

مفتی

الجواب صحیح

۴/۸/۱۴۳۳ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۸۱/۱۴۵۶

مورخہ ۴/۸/۱۴۳۳ھ